Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۸ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ ۶ تبلیغ ۱۳۵۸ ہش ۶ فروری ۱۹۷۹ء | نمبر ۳۰

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۶ر فروری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو معدہ میں سوزش کی تکلیف ہے۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور ہر لمحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

• حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت اچھی ہے لیکن سر میں درد ہے۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رہے۔ آمین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ادائیگیوں کا پانچواں مرحلہ ۲۸ فروری کو ختم ہو رہا ہے

جن مخلصین جماعت احمدیہ نے غلبہ اسلام کے حصول کی خاطر صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں وعدے لکھوائے تھے۔ ان کی یاد دہانی کے لئے عرض ہے کہ وصولیوں کا پانچواں مرحلہ ۲۸ فروری ۱۹۷۹ء کو ختم ہو رہا ہے ایک ماہ سے بھی کم عرصہ باقی ہے آپ کی طرف سے کل وعدہ کا کم از کم ۱۰/۵ حصہ وصول ہو جانا چاہیئے۔ اس کے لئے تمام عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی مساعی کو تیز تر کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ خیراً

سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بے کسی کی حالت میں یہ دعویٰ فرمایا کہ میں تم سب کیلئے اللہ کا رسول ہوں

آپ نے وصال نہیں فرمایا جب تک پورے طور پر آپ کامیاب و کامران نہیں ہو گئے

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ بالکل اکیلے تھے اور اس بے کسی کی حالت میں دعوے کرتے ہیں۔ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ کون اس وقت خیال کر سکتا تھا کہ یہ دعوے ایسے بے یار و مددگار شخص کا بارآور ہوگا۔ پھر ساتھ ہی اس قدر مشکلات آپ کو پیش آئیں رہیں تو اس کا ہزارواں حصہ بھی نہیں آیا.... اس وقت ایک چالاک آدمی ہر قسم کی منصوبہ بازی سے جو کچھ بھی چاہتا دکھ پہنچاتا۔ مگر مکہ جیسی جگہ میں اور پھر عربوں جیسی وحشیانہ زندگی رکھنے والی قوم میں آپ نے وہ ترقی کی جس کی نظیر دنیا کی تاریخ پیش نہیں کر سکتی۔

اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ خود ان کی مذہبی تعلیم اور عقائد کے خلاف انہیں سنایا کہ یہ لات و عزیٰ جنہیں تم اپنا معبود قرار دیتے ہو۔ یہ سب پلید اور حطب جہنم ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کون سی بات عربوں کی ضدی قوم کو جوش دلانے والی ہو سکتی تھی۔ لیکن انہی عربوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نشوونما پایا اور ترقی کی۔ انہیں میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسے بھی نکل آئے.... وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جن کی بابت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ابوبکرؓ کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس بات سے ہے جو اس کے دل میں ہے.....

غرض ہم کو وہ مشکلات پیش نہیں آئیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیش آئیں باوجود اس کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے جب تک کہ پورے کامیاب نہیں ہو گئے۔ اور آپ نے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا نظارہ دیکھ لیا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۲۶/۲۷)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی بابرکت تقریب

۱۱ر جنوری ۱۹۷۹ء کو (بروز جمعرات) اڑھائی بجے بعد دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ (ابن حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کی صاحبزادی محترمہ امۃ الکریم کوکب صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت شمولیت فرمائی۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ کا نکاح محترم وقیع الزمان خان صاحب کے صاحبزادہ مکرم ماجد احمد خان صاحب سے بعوض پچیس ہزار روپیہ حق مہر ہوا تھا۔ ماجد احمد خان صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسہ ہیں اور محترمہ امۃ الکریم کوکب صاحبہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پوتی اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں۔

تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم حافظ عبدالوہاب صاحب نے کی جس کے بعد مکرم منصور احمد صاحب ابن محترم چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند دعائیہ اشعار پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کرائی۔ حضور نے اندرون خانہ بھی تشریف لے جا کر بچی کو اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔

۱۳ر جنوری ۱۹۷۹ء کو مکرم وقیع الزمان خان صاحب نے اپنی کوٹھی نمبر ۵ طفیل روڈ لاہور چھاؤنی میں مکرم ماجد احمد خان صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس میں دیگر بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ کرم شمولیت فرمائی۔ اور دعوت کے اختتام پر دعا کرائی۔

ادارہ الفضل اس مبارک تقریب پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ اور خاندان مکرم وقیع الزمان خان صاحب کے تمام افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقریب کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور بہتر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۸ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ
۶ تبلیغ ۱۳۵۸ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکروہاتِ دُنیا اور ہلاکت سے بچنے کا واحد طریق

اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو قرآن مجید میں مختلف پیراؤں میں بار بار ذہن نشین کرایا ہے کہ آخرت کی دائمی خوشی و خوشحالی کو فراموش کر کے محض دنیا اور اس کی زینتوں کا طالب ہونا ہلاکت کی راہ ہے کیونکہ دنیوی مال و دولت اور یہاں کا عیش و آرام میسر آنے پر ایسے لوگ مکروہاتِ دنیا میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہتے اور ان کی اباحتی زندگی بجائے خود ان کے لئے ایک مستقل عذاب کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو ایک واقعاتی مثال سے بھی واضح فرمایا ہے۔ فی الوقت اس واقعاتی مثال پر روشنی ڈالنا ہی ہمارے مدِّنظر ہے۔

اس واقعاتی مثال کا تعلق قارون اور اس کے انجام سے ہے۔ قارون اگرچہ بنی اسرائیل میں سے تھا لیکن مالی امور میں اس کی مہارت کی وجہ سے فرعون نے اپنی حکومت میں اسے مالیات کا مہتمم مقرر کر رکھا تھا۔ اپنی اس قابلیت کی وجہ سے اُس نے ذاتی دولت بھی بہت فراہم کر لی تھی۔ دولت کی فراوانی نے اسے اس حد تک اندھا کر چھوڑا تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور آخرت کو فراموش کر کے ہمہ تن دنیا کا ہی ہو رہا تھا۔ دولت کے نشہ میں اسے خود اپنی ہی قوم پر ظلم ڈھانے سے بھی عار نہ تھی۔ آخر خود اس کی قوم نے اس سے کہا کہ تو اپنی دولت کی فراوانی۔ جاہ و منصب اور اختیاراتِ حکمرانی پر فخر مت کر اللہ تعالیٰ فخر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ قوم کے سمجھدار لوگوں نے اسے سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے جو مال، دولت جاہ و حشمت اور اقتدار بخشا ہے اس پر فخر کرنے اور اس کے نشہ میں سرشار ہو کر خود اپنی ہی قوم پر ظلم ڈھانے کی بجائے اسے اس طرح مصرف میں لا کہ تیری عاقبت سنور سکے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ جو مال و دولت تیرے پاس ہے اسے سرے سے اپنی ذات پر خرچ نہ کر۔ تو جائز حد تک اس سے استفادہ کر اور جس طرح اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی لوگوں پر احسان کر اور ملک میں فساد پھیلانے کی کوشش نہ کر۔ اللہ یقیناً مفسدوں کو پسند نہیں کرتا۔

قارون پر ان اُلٹے لوگوں کی ان نصیحتوں کا خاک اثر نہ ہوا۔ اس نے بگڑ کر جواب دیا کہ جو رتبہ اور قوت و اقتدار مجھے حاصل ہے یہ میری اپنی ذاتی خوبی اور علمی و انتظامی صلاحیت کا مرہونِ منت ہے اس میں کسی اور کا دخل نہیں ہے وہ اس امر کو بالکل فراموش کر بیٹھا کہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ بہت سی نسلوں اور قوموں کو جو اس سے کہیں زیادہ طاقتور اور صاحبِ اقتدار تھیں اُن کے بے پناہ فخر اور جور و استبداد کی وجہ سے ہلاک کر چکا ہے۔ الٹا اس نے غضب یہ ڈھایا کہ اپنی شان و شوکت کے سراسر ناروا اظہار کو اپنا وطیرہ بنا لیا۔ بعض لوگ جو دنیوی زندگی کا سامان چاہتے تھے۔ اس کی اس شان و شوکت اور دبدبہ و حکومت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ حسرت سے کہنے لگے کہ ہمیں بھی وہی کچھ ملتا جو قارون کو ملا ہے۔ اس کی خوش نصیبی کا تو ٹھکانہ ہی نہیں۔ کیا عیش و آرام سے زندگی بسر کر رہا ہے۔ ان ہی سمجھدار لوگوں نے جنہوں نے قبل ازیں قارون کو سمجھانے کی کوشش کی تھی جب خود اپنی ہی قوم کے ناسمجھ اور ناعاقبت اندیش لوگوں کو یہ کہتے سنا تو انہوں نے ان ناعاقبت اندیشوں کو ملامت کرتے ہوئے کہا تمہارا ستیاناس! خود اپنے ہی ہاتھوں ہلاکت کیوں مول لیتے ہو۔ مومن اور مناسب حال اعمال بجا لانے والے اس مال و دولت جاہ و حشمت اور دبدبہ و حکومت کو کب کوئی وقعت دیتے ہیں جو تم اس پر رال ٹپکا رہے ہو۔ مومن تو صرف اللہ کی طرف سے ملنے والی جزا کے طلب گار ہوتے ہیں۔ وہ تو ان چیزوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ یہ تم کیا غضب کر رہے ہو کہ قارون کی دولت اور دبدبہ و حکومت کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ کر اس کے بُرے انجام میں حصہ دار بنتا پڑ رہے ہو۔

سو قارون کا وہی انجام ہوا جو دنیا کی دولت اور جاہ و حشمت پر مرمٹنے والوں کا ہوتا ہے۔ انگریزی کا محاورہ ہے کہ اقتدار انسان کو مکروہات میں مبتلا کر کے بدعنوان بنا دیتا ہے چنانچہ قارون اور اس کا قبیلہ بھی دولت اور قوت و اقتدار کی فراوانی کی وجہ سے مکروہات میں مبتلا اور ہلاکت سے دوچار ہوئے بغیر نہ رہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کے اس انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِينَ ۝" (القصص آیت ۸۲)

ترجمہ:- پھر ہم نے اس (یعنی قارون) کو اور اس کے قبیلہ کو مکروہات میں مبتلا کر دیا اور کوئی جماعت ایسی نہ نکلی جو اللہ کے سوا اس کی مدد کرتی اور کسی تدبیر سے بھی وہ (بُرے انجام سے) بچ نہ سکا۔

قارون اور اس کے قبیلہ کو مکروہات میں مبتلا دیکھ کر ان لوگوں کی آنکھیں کھلیں جو اس کی دولت اور قوت و اقتدار کو دیکھ کر رشک کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمیں بھی یہ سب کچھ ملے تاکہ ہم بھی عیش و آرام سے زندگی بسر کریں۔ وہ لگے خدا کا شکر کرنے کہ اس نے انہیں خوشحالی کے فتنے یعنی مکروہات میں مبتلا ہونے اور ہلاکت سے دوچار ہونے سے بچا لیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اس حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَوْلَا أَنْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ۝"

(القصص آیت ۸۳)

ترجمہ:- اور وہ لوگ جو کل تک اس (یعنی قارون) کے رتبہ تک پہنچنے کے متمنی تھے وہ یہ کہتے پائے گئے کہ افسوس ہے کہ (اتنی بات بھی ہماری سمجھ میں نہ آئی کہ) اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں فراخی دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگی کرتا ہے اگر اللہ ہم پر احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی (قارون اور اس کے قبیلہ کی طرح) نعمتوں کا شکار کر دیتا۔ ہائے افسوس (ہمیں اتنا بھی نہ سوجھا) کہ ناشکر گزار کامیاب نہیں ہوتے۔

قارون اور اس کے قبیلہ پر ہلاکت اسی لئے آئی کہ انہوں نے دولت اور قوت و اقتدار کے نشہ میں سرشار ہو کر آخرت کو فراموش کر ڈالا جس کی وجہ سے وہ مکروہاتِ دنیا میں مبتلا ہوتے چلے گئے۔ دولت اور قوت و اقتدار ملنے کے باوجود آخرت کو وہی لوگ فراموش نہیں کرتے جو اپنے لئے بڑائی نہیں چاہتے اور ظلم و فساد سے دور رہتے ہیں۔ مکروہاتِ دنیا سے بچنے کا ایک ہی طریق ہے کہ انسان دولت و ثروت اور قوت و اقتدار کے باوجود آخرت کو فراموش نہ کرے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قارون کے بُرے انجام کا ذکر کرنے کے معاً بعد فرمایا ہے:-

"تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝" (القصص آیت ۸۴)

ترجمہ:- یہ (جو) اُخروی زندگی (ہے) ہم اسے انہی کے لئے مخصوص کر دیتے ہیں جو ملک میں ناجائز غلبہ اور فساد نہیں چاہتے اور انجام متقیوں کا ہی (اچھا) ہوتا ہے۔

٥

برائے توجہ جماعت ہائے احمدیہ ضلع ساہیوال

چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول ۱۴ فروری ۷۹ء بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ ساہیوال میں عہدیداران جماعت سے ملاقات کے لئے تشریف لائیں گے۔ ساہیوال شہر کے قرب و جوار کی جماعتوں کو چاہیئے کہ اس موقعہ پر کم از کم ایک ایک نمائندہ ضرور بھجوا دیں۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ساہیوال)

٥

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمسایہ کے حقوق

مکرم چوہدری رشید الدین صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

انسان کو اپنے ارد گرد رہنے والوں سے دن رات واسطہ پڑتا رہتا ہے اور اگر یہ لوگ اچھے ہوں، غمگسار ہوں دکھ درد کے وقت ایک دوسرے کے کام آنے والے ہوں۔ تو اسے بہت آرام اور ذہنی سکون حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اگر یہ پڑوسی اچھے نہ ہوں اور دوسروں کے حقوق کا خیال نہ رکھتے ہوں۔ تو انسان کا ماحول خوشگوار نہیں رہ سکتا۔ اور آئے دن دلآزار باتوں سے سامنا ہوتا رہتا ہے۔ اور اس کا امن و سکون جاتا رہتا ہے۔

اسلام نے ہمیں اس بات کی تاکید فرمائی ہے کہ ہم اچھے ہمسائے ثابت ہوں کسی کے لئے دکھ اور آزار کا موجب نہ بنیں بلکہ ہمیشہ ان کے آرام اور سکون کا خیال رکھیں۔ اور ان سے احسان اور مروّت سے پیش آئیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا۔

(سورۃ النساء آیت ۳۷)

اور والدین کے ساتھ بہت احسان کرو اور نیز رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور اسی طرح رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو میں بیٹھنے والے لوگوں اور مسافروں اور جن کے تم مالک ہو ان سب کے ساتھ بھی احسان کا سلوک کرو اور جو متکبر اور اترانے والے ہوں انہیں اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالےٰ کا حکم یہ ہے کہ ہمسایہ چاہے رشتہ دار ہو یا اجنبی ہو، ہر حال میں اس سے حسن سلوک کرنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ پاس بیٹھنے والوں کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے تکبر اور فخر کرنے والوں پر اپنی ناپسندیدگی کا خاص طور پر اظہار فرمایا ہے۔ کیونکہ عام طور پر لوگ تکبر اور فخر کی وجہ سے ہی ہمسایوں سے حسن سلوک اور ان کی خدمت سے محروم رہ جاتے ہیں۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمسایوں کے حقوق کو بہت اہمیت دی ہے۔ اور ان کا خیال رکھنے کی بار بار تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ (بخاری)

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل مجھے پڑوسی سے حسن سلوک کی لگاتار تاکید کرتا رہا۔ یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ شائد اسے وارث ہی قرار دے دیا جائے گا۔

گویا وارث رشتہ دار کے قریب قریب ایک ہمسایہ کا مرتبہ ہوتا ہے۔ جس طرح قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کا خیال رکھتے ہے۔ اسی طرح ہمسائے کے حقوق بھی ادا ہونے چاہئیں۔ یہاں تک کہ گھر میں اگر کوئی اچھی چیز پکے تو ہمسایہ اس سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ (مسلم)

حضرت ابو ذر بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! جب کبھی تم شوربا تیار کرو تو پانی زیادہ ڈال لیا کرو اور اپنے پڑوسی کا بھی خیال رکھو۔ یعنی اس میں سے کچھ ہمسایہ کو بھی بھجوا دو۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں ہمسایوں کو ایک دوسرے کا خیال رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز باہمی محبت بڑھانے کا ایک ذریعہ بیان فرمایا ہے۔ باہمی الفت اور ہمدردی کو ترقی دینے کا ایک ذریعہ ایک دوسرے کو تحائف دینا ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تحفے دیا کرو اس سے تمہارے دلوں سے بغض دور ہو جائیگا اور محبت بڑھے گی۔ تحفہ دینے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ کوئی عمدہ اور قیمتی چیز ہی ہو۔ جو کچھ میسر ہو دے دیا جائے۔ اصل چیز تو محبت کے جذبہ کا اظہار ہے۔ اس بارہ میں حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو! اگر کوئی عورت اپنی پڑوسن کو صرف بکری کا ایک پایہ ہی بھیج سکتی ہو تو ضرور بھیج دے۔ اور اسے حقیر خیال نہ کرے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک تو ہمسایہ سے حسن سلوک کا ارشاد فرمایا ہے اور ساتھ اس بات کو انتہائی برا قرار دیا ہے کہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کے لئے دکھ اور تکلیف کا موجب بنے۔ بخاری میں یہ حدیث درج ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ۔ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا تعالےٰ کی قسم وہ شخص مومن نہیں۔ خدا تعالےٰ کی قسم وہ شخص مومن نہیں خدا تعالےٰ کی قسم وہ شخص مومن نہیں۔ آپ سے پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ کون مومن نہیں؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں اور واروں سے محفوظ نہ ہو۔

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی برائی کو واضح کرنے کے لئے وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ کے الفاظ تین دفعہ دہرائے۔

اگر غور کیا جائے تو ہمسایہ کو تنگ کرنے کی برائی خود آشکار ہو جاتی ہے۔ جن لوگوں کو ہر وقت ایک دوسرے سے واسطہ پڑتا ہو۔ اگر وہ حسن سلوک سے کام نہ لیں اور نیکی کرنے کی بجائے ایک دوسرے کے درپئے آزار رہیں تو انہیں کبھی سکون اور چین نصیب نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر یہ لوگ آپس میں حسن سلوک روا رکھیں۔ اور ایک دوسرے سے احسان کا معاملہ کریں تو انکی زندگی پرسکون اور خوشگوار بن جائے گی اور وہ ذہنی آسودگی اور اطمینان حاصل کر کے اپنی خداداد طاقتوں کو باہمی آویزش کی بجائے معاشرہ کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کریں گے۔ اور یوں ملک و ملت کی ترقی کا موجب بنیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"پھر میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کیلئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا یا اگر وہ کسی قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے۔ بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تا کہ اسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پال لیتے ہیں لیکن اسکی کچھ پرواہ نہیں"

(ملفوظات جلد ۷ ص ۲۰۹)

اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کی اس تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق دیں اور ہم معاشرہ کیلئے امن و سکون اور راحت کا موجب بن سکیں۔

وقفِ جدید اچھا اور مفید کام کر رہی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵ صلح / جنوری کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

"وقفِ جدید کی انجمن گو نسبتاً چھوٹی انجمن ہے لیکن ہے بہت فعال۔ اور بہت اچھا کام کر رہی ہے............ جماعتوں اور احباب کو............

............اس کے بجٹ کو بھی بڑھانا چاہیئے۔"

جملہ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی جلد از جلد تمام احباب، خواتین ناصرات، اطفال اور چھوٹے بچوں سے چندہ وقفِ جدید کے وعدہ جات حاصل کرنے کی مہم تیز تر فرما دیں اور دفتر بالغان اور دفتر اطفال کی فہرستیں جدا جدا مخصوص فارموں پر مکمل کر کے دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔ کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ جماعت کا کوئی فرد۔ چھوٹا ہو یا بڑا۔ وقفِ جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کے ثواب سے محروم نہ رہے۔ ہر فرد سے فرداً فرداً الگ وعدے لئے جائیں۔ وعدوں کی مکمل فہرستیں بلا تاخیر دفتر ہذا میں موصول ہونی چاہئیں تاکہ ان کے مطابق سالانہ بجٹ تشکیل دیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب احباب کو زیادہ سے زیادہ وعدے لکھوانے کی اور بروقت ادائیگی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

سیکرٹری صاحبان مال سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی وہ جمع شدہ رقوم بلا تاخیر مرکز سلسلہ میں خزانہ میں جمع کرا دیں اور تفصیل میں چندہ بالغان اور چندہ اطفال کی بھی وضاحت کریں اور چندہ ۱۳۵۷ہش / ۱۹۷۸ء اور ۱۳۵۸ہش / ۱۹۷۹ء کی ضرور تصریح فرمائیں!

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

احباب جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بہشتی مقبرہ میں کتبہ جات سنگِ مرمر نصب کروانے کے لئے دفتر بہشتی مقبرہ سے عبارت کتبہ منظور کروانی ضروری ہے اور کتبہ منظور شدہ عبارت اور سائز کے مطابق تیار کروایا جائے۔ اپنے پاس سے کوئی بھی زائد عبارت یا کوئی لفظ کتبہ پر کندہ نہ کروایا جائے جو عبارت دفتر کی منظوری کے بغیر کتبہ پر لکھوائی جائے گی۔ اس عبارت کا کتبہ نصب نہیں کروایا جا سکے گا۔ امراء کرام اس امر کا جماعتوں میں اچھی طرح سے اعلان کر دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے:

حضرت حکیم نظام جانؒ

کا:

مشہور دواخانہ

○

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ○ فون نمبر ۴۲۸۴۴

ربوہ ○ بالمقابل ایوان محمود ○ فون نمبر ۶۳۸

نگران:

حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جانؒ

رجسٹرڈ درجہ اوّل

لاہور میں

مکان باقبضہ برائے فوری فروخت

مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور کے بالکل نزدیک ایک مکان نو تعمیر شدہ جگہ سات مرلے فلش وغیرہ باقبضہ برائے فوری فروخت ہے۔ خواہشمند حضرات خاکسار سے فوری رابطہ فرمائیں!

ملک منور احمد جاوید

فون: ۲۳۱۱۱۳ - **لاہور**

موصیان کرام کے متعلق ایک نہایت ضروری اعلان

تمام احباب جماعت مطلع رہیں کہ کسی موصی کی وفات پر (خواہ ان کی کسی بیرونی مقام پر امانتاً تدفین کر دی گئی ہو) ان کے ورثاء کا فرض واجب ہے کہ موصی کے نام، ولدیت وغیرہ نیز نمبر وصیت کے ساتھ ان کی وفات کی اطلاع فوری طور پر نظارت بہشتی مقبرہ کو ارسال کریں اور اس کے بعد چھ ماہ کے اندر ان کی جائیداد متروکہ کا حصہ وصیت و دیگر واجبات حصہ آمد (اگر کوئی ہوں) کی ادائیگی کریں۔

قرآن کریم کی آیت کریمہ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِىْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ کے بموجب کسی مسلمان کی وفات پر سب سے پہلے اس کی وصیت اور قرض کی ادائیگی ضروری ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ کسی مرحوم موصی کو (جو امانتاً دفن ہوں) بہشتی مقبرہ میں منتقل کرنے کی غرض سے ربوہ لانے کے لئے مرکز سے پہلے اجازت حاصل کرنا از حد ضروری ہے۔

اگر کسی مرحوم موصی کے ورثاء مندرجہ بالا ہدایات کی پابندی نہیں کریں گے تو بالکل ممکن ہے کہ مندرجہ بالا میعاد کے بعد انہیں کسی مرحوم موصی کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں منتقل کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

تمام صدر صاحبان / امراء کرام جماعت ہائے احمدیہ سے التماس ہے کہ اس ہدایت سے تمام احباب جماعت کو مطلع کر دیں۔

(نظارت بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

شکریہ احباب

خاکسار نے حال ہی میں الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں ایک مختصر سا دورہ کیا ہے میرے اس دورے کو کامیاب بنانے کے لئے میرے جن بزرگ دوستوں اور کرم فرماؤں نے بھرپور امداد فرمائی۔ میں ان سب کا شکرگزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ جن احباب نے اس سلسلہ میں خاکسار کی ہر ممکن امداد فرمائی۔ ان کے نام نامی اور اسم گرامی درج ذیل ہیں:-

(۱) مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی
(۲) مکرم مولانا عبد السلام صاحب طاہر مربی سلسلہ احمدیہ کراچی
(۳) مکرم عبد الرشید ساٹری صاحب نمائندہ الفضل کراچی
(۴) مکرم تاثیر احمدی صاحب۔ (انہوں نے خاکسار کو اپنے پاس ٹھہرا کر اور کراچی ایسے بڑے شہر میں خاکسار کے لئے سواری کا انتظام کر کے میرے کام کو بہت آسان کر دیا)
(۵) عزیزم عاشقی صاحب ابن تاثیر احمدی صاحب۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت سے دوستوں نے جن میں کراچی کے حلقوں کے صدر صاحبان بھی شامل ہیں۔ خاکسار کی بھرپور امداد کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کے اخلاص میں برکت دے اور ہر قسم کی دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ آمین!

(خاکسار عباد اللہ گیانی مینیجر الفضل ربوہ)

معذرت

بعض ناگزیر وجوہ کی بناء پر آج کا یہ پرچہ چار صفحات پر مشتمل شائع ہو رہا ہے۔ آئندہ اشاعتوں میں انشاء اللہ تعالیٰ اس کمی کی تلافی کر دی جائے گی۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ کئی دن سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین!

(مستری محمد اکبر۔ دار الیمن غربی۔ ربوہ)

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی

خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ:

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

انس مارکیٹ ربوہ

فون ۵۳۵